تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

# Allama Iqbal Open University
# Solved Assignments Spring 2026

| | |
|---|---|
| Course Code: | 404 Code |
| Course Name: | Urdu (اُردو) |
| Class: | BA/AD/BS |
| Total Credit Hours | 6 |
| Total Assignments | 4 |

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر:03036940016

نوٹ: ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔

Whatsapp Group

واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Join Our WhatsApp Channel JOIN NOW

واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

# Assignment 3

## سوال نمبر 1: خدیجہ مستور کے ناول "آنگن" کی کہانی اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

### خدیجہ مستور – تعارف

خدیجہ مستور (1927–1982) اردو کی ممتاز ناول نگار اور افسانہ نگار ہیں۔ ان کا ناول "آنگن" اردو ادب کا شاہکار ہے جسے انگریزی میں "The Courtyard" کے نام سے بھی ترجمہ کیا گیا۔ یہ ناول تقسیم ہند سے پہلے اور بعد کے ایک متوسط گھرانے کی کہانی ہے۔

### "آنگن" کی کہانی (خلاصہ)

ناول "آنگن" کا آغاز ایک چھوٹے سے قصبے میں ہوتا ہے جہاں مرکزی کردار **الیہ** اپنے خاندان کے ساتھ رہتی ہے۔ الیہ ایک ذہین اور حساس لڑکی ہے جو تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہے، لیکن روایتی معاشرے کی پابندیاں اسے اجازت نہیں دیتیں۔ اس کی والدہ ایک روایتی خاتون ہیں جو بیٹیوں کو گھر کی حدود میں رکھنے پر یقین رکھتی ہیں۔

الیہ کی شادی ایک ایسے نوجوان **امیر** سے ہوتی ہے جو پڑھا لکھا اور سمجھدار ہے، مگر اس سے الیہ کی کوئی خاص ذہنی ہم آہنگی نہیں ہوتی۔ شادی کے بعد الیہ اپنے سسرال میں چلی جاتی ہے، لیکن وہاں بھی وہ اپنے احساسات کو دبانے پر مجبور ہوتی ہے۔

پھر تقسیم ہند (1947) کا المیہ آتا ہے۔ خاندان لاہور منتقل ہو جاتا ہے۔ ایک چھوٹے سے کمرے میں سب رہنے لگتے ہیں۔ معاشی مشکلات بڑھ جاتی ہیں۔ الیہ کے شوہر کی نوکری چھوٹ جاتی ہے اور وہ مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے۔ الیہ پر بچوں کی پرورش اور گھر کی ذمہ داریوں کا بوجھ آ پڑتا ہے۔

وقت گزرتا ہے، الیہ اپنے بچوں کو پڑھا لکھا کر خود کفیل بنا دیتی ہے۔ اسے اپنی صلاحیتوں کا احساس ہوتا ہے۔ آخر میں وہ اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کر لیتی ہے اور ایک آزاد عورت کی حیثیت سے زندگی گزارنے لگتی ہے۔

ناول کا اختتام اس منظر پر ہوتا ہے جب الیہ پرانے گھر کے ویران آنگن میں کھڑی ہوتی ہے۔ اسے اپنے بچپن کے دن یاد آتے ہیں۔ وہ سمجھ جاتی ہے کہ وہ آنگن آج بھی وہیں ہے، مگر وہ خود بدل چکی ہے – اب وہ قید نہیں، بلکہ پرواز کرنے والی عورت ہے۔

---

## سوال نمبر 2: "آنگن" کے موضوع اور اسلوب پر بحث کریں۔

### ناول "آنگن" کا موضوع

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

ناول کے مرکزی موضوعات درج ذیل ہیں:

1. **خواتین کی خودشناسی:** یہ ناول ایک عام خاتون الیہ کی کہانی ہے جو مردوں کے زیر اثر زندگی گزارنے کے بعد اپنی پہچان بناتی ہے۔ وہ سماجی پابندیوں کو توڑتی ہے اور خودکفیل ہوتی ہے۔
2. **تقسیم ہند کا پس منظر:** تقسیم کے المیے نے معاشرے کے کمزور طبقوں کو سب سے زیادہ متاثر کیا۔ ناول میں پناہ گزینوں کی مشکلات، گھر چھوٹنے کا دکھ، اور نئی جگہ آباد ہونے کی جدوجہد کو تفصیل سے پیش کیا گیا ہے۔
3. **آنگن کی علامتیت:** "آنگن" گھر کا اندرونی حصہ ہے جہاں خواتین رہتی ہیں۔ یہ ان کی قید بھی ہے اور ان کی پناہ گاہ بھی۔ ناول میں آنگن وقت کے ساتھ خالی ہوتا جاتا ہے، جو قدیم روایات کے خاتمے اور نئے دور کے آغاز کی علامت ہے۔
4. **معاشرتی رسومات کی عکاسی:** ناول میں متوسط خاندان کی رسومات، شادی بیاہ، زچگی، مرگ، اور عیدوں کے موقعوں کو بڑی باریک بینی سے پیش کیا گیا ہے۔
5. **محبت اور بے وفائی:** الیہ کی ازدواجی زندگی خوشگوار نہیں رہتی، لیکن وہ اپنے بچوں سے محبت میں اپنا مقصد پاتی ہے۔

## "آنگن" کا اسلوب

1. **سادہ مگر پر اثر زبان:** خدیجہ مستور کا اسلوب نہایت سادہ ہے، لیکن وہ عام جملوں میں گہرے جذبات بھر دیتی ہیں۔ ان کی تحریر میں تکلف نہیں بلکہ فطری روانی ہے۔
2. **تفصیل نگاری (Descriptive Style):** انہوں نے گھر کے کمرے، آنگن، محلے اور شہر کی مکمل تصویر کھینچی ہے۔ قاری کو لگتا ہے کہ وہ بھی اس گھر میں رہ رہا ہے۔ موسم، کھانوں، پہناوے، اور رہن سہن کی تفصیلات ناول کو زندہ کر دیتی ہیں۔
3. **وقت کا حقیقت پسندانہ تسلسل:** کہانی واقعات کے بے تکلف تسلسل کے ساتھ چلتی ہے—ایک منظر دوسرے سے جڑا ہے، کوئی غیر ضروری لمبی چھلانگ نہیں۔
4. **کردار نگاری:** ہر کردار—الیہ، اس کی والدہ، اس کی نند، اس کی بہنیں—منفرد اور زندہ ہے۔ ان کی کمزوریاں اور خوبیاں دونوں نمایاں ہیں۔ خاص طور پر الیہ کا کردار نفسیاتی گہرائی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔
5. **جذباتی اعتدال (Restraint):** ناول میں المیوں کو بہت شدت سے نہیں پیش کیا گیا، بلکہ سادہ جملوں میں ایسے درد کو بیان کیا گیا ہے جو قاری کے دل میں اتر جاتا ہے۔

## تنقیدی جائزہ

"آنگن" کو اردو کا ایک کلاسیک ناول مانا جاتا ہے۔ اسے خواتین کی تحریر کی مضبوط مثال قرار دیا جاتا ہے۔ نقادوں کا کہنا ہے کہ یہ ناول ترقی پسند تحریک سے متاثر تھا، مگر اس میں اشتراکیت کی سختی نہیں بلکہ صرف انسانیت ہے۔

---

## سوال نمبر 3: مختصر افسانہ کی وضاحت کریں اور اردو ادب میں مختصر افسانے کا ارتقا بیان کریں۔

## مختصر افسانہ کی تعریف

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

مختصر افسانہ نثر کی وہ صنف ہے جس میں زندگی کے کسی ایک واقعے، ایک احساس یا ایک کردار کو مرکزی اہمیت دے کر مختصر مگر مؤثر انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہ ناول سے چھوٹا ہوتا ہے اور ایک ہی نشست میں پڑھا جا سکتا ہے۔

**مختصر افسانے کی خصوصیات:**

- محدود تعداد میں کردار (عام طور پر 2 سے 4)
- ایک ہی مرکزی واقعہ یا جذبہ
- اختصار کے باوجود مکمل اثر
- کوئی بھی جملہ فضول نہیں ہوتا
- پڑھنے کے بعد دیر تک ذہن میں رہتا ہے

## اردو ادب میں مختصر افسانے کا ارتقا

**1. ابتدائی دور (نوآبادیاتی عہد – 1900 سے پہلے)**

اردو میں افسانے کا باقاعدہ آغاز 19 ویں صدی کے آخر میں ہوا۔ اس وقت ناول اور داستان زیادہ مقبول تھی۔ مختصر افسانے کی ابتدائی جھلکیاں **محمد حسین آزاد** کے "نیرنگ خیال" اور **سر سید احمد خان** کے مضامین میں ملتی ہیں۔ لیکن ابھی افسانہ ایک الگ صنف کے طور پر تسلیم نہیں کیا گیا تھا۔

**2. پریم چند کا دور (1920-1930)**

**منشی پریم چند** کو اردو افسانے کا باپ کہا جاتا ہے۔ انہوں نے افسانے کو معاشرتی حقیقت سے جوڑا۔ ان کے افسانوں میں دیہی زندگی، کسانوں کے مسائل، اور خواتین کی حالت زار کو پیش کیا گیا۔ ان کے مجموعے "سوز وطن"، "پر نگار خواتین"، "خواب و خیال" اہم ہیں۔

**3. ترقی پسند دور (1936-1947)**

**انجمن ترقی پسند مصنفین** کے قیام کے بعد افسانے میں نئے موضوعات آئے: سماجی ناانصافی، مزدوروں کے مسائل، سرمایہ داری کے خلاف آواز۔ اس دور کے اہم نام: **سعادت حسن منٹو، قدرت اللہ شہاب، کرشن چندر، راجندر سنگھ بیدی**۔

**4. تقسیم ہند کا دور (1947-1960)**

تقسیم ہند کے خونی واقعات نے افسانے کو نیا المیہ دیا۔ **منٹو** نے "کھول دو"، "ٹوبہ ٹیک سنگھ" اور "ٹھنڈا" جیسے یادگار افسانے لکھے۔ دیگر افسانہ نگاروں نے پناہ گزینوں کی مشکلات اور انسانی اقدار کے زوال کو پیش کیا۔

**5. جدید افسانہ (1960-1980)**

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

اس دور میں علامت اور استعارے زیادہ استعمال ہوئے۔ کہانیاں روایتی پلاٹ سے ہٹ کر ذہنی وارداتوں کی طرف مڑ گئیں۔ **قرۃ العین حیدر**، **ممتاز مفتی**، **غلام عباس**، **اشفاق احمد**، **بانو قدسیہ** اس دور کے اہم نام ہیں۔

**6. عصری دور (1980 تا حال)**

اب مخصوص موضوعات سامنے آئے: جنسیت، طبقاتی کشمکش، مذہب کی سیاست، اور سائنس فکشن۔ نمایاں افسانہ نگاروں میں **زبیر حسین**، **زبیدہ حنا**، **سید محمد اشرف**، **خالدہ حسین**، **تحسین فراقی** شامل ہیں۔

### خلاصہ جدول

| دور | خصوصیات | نمائندہ نام |
|---|---|---|
| ابتدائی | داستان کے اثرات | محمد حسین آزاد |
| پریم چند | سماجی حقیقت نگاری | پریم چند |
| ترقی پسند | سیاسی شعور، مزدور مسائل | منٹو، کرشن چندر |
| تقسیم ہند | پناہ گزینی، انسانی المیہ | منٹو |
| جدید | علامت، استعارہ، ذہنیت | قرۃ العین حیدر |
| عصری | جنسیت، طبقات، سائنس فکشن | زبیر حسین |

---

## سوال نمبر 4: اشفاق احمد اور ان کی افسانہ نگاری پر مختصر تبصرہ کریں۔

### اشفاق احمد — تعارف

اشفاق احمد (1925–2004) اردو ادب کے ادیب ہیں جنہوں نے افسانہ، ناول، ڈراما، اور بچوں کا ادب ہر صنف میں عمدہ تخلیقات پیش کیں۔ وہ اپنی سادگی، مزاح، اور معاشرتی اصلاح کے لیے جانے جاتے ہیں۔ ان کے لکھے ہوئے ڈرامے "چھوٹا سا گھر"، "انکل عرفی" پاکستان میں بے حد مقبول ہوئے۔

### اشفاق احمد کی افسانہ نگاری کی خصوصیات

1. **معاشرتی اصلاح کا جذبہ:** اشفاق احمد کے افسانوں میں برائیوں کی نشاندہی اور اخلاقی اقدار کا فروغ نمایاں ہے۔ وہ افسانے کو صرف تفریح کے لیے نہیں بلکہ پیغام پہنچانے کے لیے استعمال کرتے تھے۔
2. **سادہ اور فطری زبان:** ان کا اسلوب نہایت آسان اور سہل ہے۔ لفظوں کی چکپاہٹ نہیں بلکہ سیدھی سادی اردو ہے جو عام قاری بھی سمجھ سکتا ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

3. **مزاح اور طنز:** بہت سے افسانوں میں ہلکی پھلکی مزاحیہ چاشنی ہوتی ہے۔ وہ سنجیدہ موضوعات کو بھی ہلکے پھلکے انداز میں پیش کرتے ہیں۔
4. **مضامین کا تنوع:** انہوں نے غربت، لالچ، روایتی رسومات، تعلیم، اور رشتوں کی پیچیدگیوں پر افسانے لکھے۔
5. **نظریاتی بنیاد:** اشفاق احمد کا فکری رجحان اسلامی اصلاح پسندی رہا ہے۔ ان کے افسانوں میں اخلاقیات اور اقدار کی بالادستی دکھائی دیتی ہے۔

### مشہور افسانے اور مجموعے

- **"گڈریا** – (1958) "ان کا پہلا افسانوی مجموعہ
- **"چاند کو بھی دوھے**(1962) "
- **"گل دین**(1971) "
- **"ماضی کے ملبے"**

### چند مشہور افسانے:

- **"سودا** – "ایک بڑھے کی تنہائی اور اس کے بیٹوں کی لالچ پر مبنی کہانی۔
- **"مزدور** – "محنت کش طبقے کے مسائل اور ان کے استحصال پر ایک طنزیہ افسانہ۔
- **"عطر کی تلاش** – "اصل انسانیت اور اقدار کی جستجو پر۔

### تنقیدی جائزہ

اشفاق احمد نے افسانے میں نئے تجربات کم کیے، لیکن ان کی تحریر میں ایک خاص سچائی اور خلوص ہے جو قاری کو بہالے جاتی ہے۔ بعض نقاد ان کی اصلاحی سوچ کو حد سے زیادہ واضح قرار دیتے ہیں، لیکن عام قارئین میں ان کی مقبولیت بے مثال ہے۔ وہ اردو افسانے کو مقبول بنانے والے اہم ادیبوں میں شمار ہوتے ہیں۔

---

## سوال نمبر 5: ڈراما اور اس کے فنی عناصر پر بحث کریں۔

### ڈراما کی تعریف

ڈراما ادب کی وہ صنف ہے جس میں کہانی کو مکالموں اور کرداروں کے اعمال کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے۔ ڈراما خاص طور پر اسٹیج پر اداکاری کے لیے لکھا جاتا ہے، بعد میں ریڈیو، ٹیلی ویژن اور فلم کے لیے بھی۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

یونانی لفظ "دراما" سے بنا جس کے معنی "کرنا" یا "عمل" ہے۔

## ڈراما کے فنی عناصر

### 1. پلاٹ (Plot)

واقعات کی ترتیب جو ایک منطقی اکائی بنائے۔ پلاٹ کے حصے ہیں: آغاز (Exposition)، عروج (Rising Action)، نقطہ عروج (Climax)، اور اختتام (Denouement)۔ ایک اچھے ڈرامے میں پلاٹ میں ربط اور منطق ہونی چاہیے۔

### 2. کردار (Characters)

ڈرامے کے مرکزی اور معاون کردار۔ ان کی خواہشات، کمزوریاں اور کشمکش ڈرامے کو آگے بڑھاتی ہے۔ کرداروں کی نفسیات اور نشوونما ضروری ہے۔

### 3. مکالمے (Dialogues)

ڈرامے میں کہانی مکالموں ہی سے چلتی ہے۔ ان کا قدرتی اور کردار کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ ہر کردار کی بولی، لہجہ اور انداز الگ ہونا چاہیے۔

### 4. منظر نامہ (Setting)

وہ جگہ اور وقت جہاں کہانی رونما ہوتی ہے۔ اسٹیج ڈرامے میں منظر نامہ سین بہ سین بدلتا ہے۔ ٹی وی ڈرامے میں اصلی مقامات (لوکیشن) استعمال ہوتے ہیں۔

### 5. تصادم (Conflict)

ڈرامے کی جان؛ کسی داخلی (جذباتی) یا خارجی (معاشرتی، سیاسی) تصادم کے بغیر ڈراما بے جان ہوتا ہے۔ تصادم ہی قاری یا ناظر کو تجسس میں رکھتا ہے۔

### 6. موضوع (Theme)

مرکزی خیال جیسے محبت، انتقام، سماجی ناانصافی، یا انسانی خود شناسی۔ ڈرامے کا موضوع اسے اہمیت دیتا ہے۔

### 7. راگ / مزاج (Tone / Mood)

سنجیدہ، مضحکہ خیز، المیہ، خوفناک، یا رومانوی ماحول۔ موسیقی، روشنی، اور آواز کے اثرات مزاج بنانے میں مدد دیتے ہیں۔

### 8. اسٹیج ہدایات (Stage Directions)

مصنف کی وہ تحریر جو اداکاروں کو بتاتی ہے کہ کب آنا ہے، کہاں رکنا ہے، کیسے بولنا ہے۔ یہ قوسین میں لکھی جاتی ہیں۔

### 9. احساس تعلیق (Suspense)

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

قاری یا ناظر کو تجسس میں رکھنا کہ آگے کیا ہوگا۔ ڈرامے میں تعلیق اسے دلچسپ بناتی ہے۔

10. منطقی کڑیاں (Causality)

ایک واقعہ دوسرے واقعے کا سبب بنے، بے ترتیبی نہ ہو۔ ڈرامے میں واقعات کا باہمی ربط ضروری ہے۔

## ڈراما کی اقسام

| قسم | وضاحت |
|---|---|
| المیہ (Tragedy) | مرکزی کردار کی زندگی میں تباہی، افسوسناک انجام |
| مزاحیہ (Comedy) | ہلکے پھلکے مزاح، خوش کن انجام |
| تاریخی (Historical) | تاریخ کے اہم واقعات یا کرداروں پر مبنی |
| گیتینی (Musical) | جس میں گانے اور موسیقی بھی شامل ہو |
| گنگ تھیٹر (Absurd Drama) | روایتی منطق سے ہٹ کر، بے ربط مکالمے، بے اطمینانی |

## اردو ڈرامے کی مختصر تاریخ

- **اردو میں ابتدا:** امیر مینائی اور نذر کے ڈرامے۔
- **آغا حشر کاشمیری**: "آندھری نگری"، "یہودی کی لڑکی" (کلاسیک)۔
- **رضا حامد برنی، بلیو، شوکت صدیقی** نے جدید ڈرامے لکھے۔
- **پاکستان میں:** اشفاق احمد ("چھوٹا ساگھر"، "انکل عرفی")، حسینہ معین ("آرزو"، "سونا چاندی")، عطاء الحق قاسمی ("کاروبار")۔

**نتیجہ:** ڈراما صرف پڑھنے کا ادب نہیں، بلکہ اداکاری کے ذریعے زندہ ہوتا ہے۔ اس کے تمام فنی عناصر کی ہم آہنگی ہی اسے کامیاب بناتی ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔